تفسیر الحسنات

جلد اوّل

پارہ ۱ تا ۵

علامہ ابوالحسنات سیّد محمّد احمد قادری

ناشر

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ○ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ
تفسیر الحسنات
علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری
ناشر
ضیاء القرآن پبلی کیشنز ○ لاہور
Butt

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علوم قرآن و حدیث و فقہ

و تصوف لسانیہ

پر

محققانہ مفصّل بحث

مفسرِ قرآن غازیٔ کشمیر علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد القادری اشرفی

تبلیغ عامہ کا نتیجہ حجت علی وجہ الکمال تبلیغ قائم ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ اگر تبلیغ مبلغ سے قوم پذیر نہ ہو تو مبلغ کو ترک تبلیغ زیبا نہیں۔ بلکہ اس جد و جہد سے ہادی کو ہدایت کا ثواب ملے گا۔

دوسرے اس آیت میں من جانب اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر کے لیے تسلی بھی ہے کہ کفار کے ایمان نہ لانے سے غمگین نہ ہوں۔ اس لیے کہ آپ کی سعی تبلیغ کامل ہے۔ آپ کو اس کا اجر ملے گا۔ محروم تو یہ بدنصیب ہیں جنھوں نے آپ کی اطاعت نہ کی۔ کفر کے معنی اللہ تعالےٰ کے وجود یا اس کی وحدانیت یا کسی نبی کی نبوت یا ضروریات دین سے کسی امر کا انکار یا کوئی ایسا فعل جو عند الشرع انکار کی دلیل ہو کفر ہے۔

"خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ"

اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر کر دی ہے اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے اور ان کے لیے بہت ہی بڑا عذاب ہے"۔

خَتَمَ۔ مہر لگا دی اس سے مراد وہ نتیجہ ہے جو مسلسل انکار اور مخالفت حق سے پیدا ہوتا ہے۔ مہر لگانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ باہر سے کوئی چیز اس کے اندر نہ جا سکے اور اندر سے باہر نہ آ سکے مثلاً دل پہ مہر لگ جائے تو نہ حق کی بات دل میں داخل ہو سکتی ہے اور نہ حق بات کے اظہار کی جرأت رہتی ہے۔

قُلُوْبِهِمْ۔ ان کے دل۔ یہ قلب کی جمع ہے۔ یہاں قلب سے مراد وہ قوت ہے جو شعور اور ارادہ کا مرکز ہے

سَمْعِهِمْ۔ ان کے کان۔ سمع کے معنی سننے کی قوت ہے اس سے مراد کان ہے۔

اَبْصَارِهِمْ۔ ان کی آنکھیں۔ ابصار کا واحد بصر ہے اس سے مراد دیکھنے کی قوت ہے۔

غِشَاوَةٌ۔ پردہ اس کا مادہ غشی ہے جس کے معنی ڈھانپنا ہے۔ یہاں مراد پردۂ غفلت ہے جو حواس پر چھا جاتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے مہر لگ جانے کا عمل جان بوجھ کر کفر اختیار کرنے اور اس پہ اصرار کرنے کے بعد ہوتا ہے۔

اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے یعنی کفار کے لیے دوزخ میں ہمیشہ رہنا ہے اور ان پہ عذاب میں کمی نہ ہو گی بلکہ عذاب پہ عذاب بڑھتا چلا جائے گا بہ سبب ان کے کفر کے جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔

اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کفار ضلالت اور گمراہی میں ایسے ڈوبے ہوتے ہیں کہ حق کے دیکھنے۔ سننے۔ اور سمجھنے سے اس طرح محروم ہو گئے جیسے کسی کے دل اور کانوں پہ مہر لگی ہو اور آنکھوں پہ پردہ پڑا ہو۔ اور اس بیان سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ بندوں کے افعال بھی تحت قدرت الٰہی ہیں۔